المسيح والاسلام

[illegible]

IN MEMORY

OF

~~١٣٦٦~~ ١٨٨٩

THE CORONATION

OF

His. Most. Excellent Majesty.

George The Fifth

King

EMPEROR OF INDIA

المسیحیت والاسلام

مصنفہ

مجتہد العصر والزمان معین العلما علامہ ہندی جناب سید احمد صاحب

مدظلہ العالی باہتمام داروغہ سید محمد صاحب

پروپرائیٹر مطبع

مطبع اثنا عشری دہلی میں چھپی [illegible]

احوال مصنف

معین العلماء علامہ ہندی مولوی سید احمد صاحب مجتہد العصر ابن شمس العلماء مولوی سید ابراہیم صاحب
مجتہد مرحوم ابن فخر المدرسین ممتاز العلماء مولوی سید محمد تقی صاحب مجتہد مرحوم ابن سید العلماء مولوی سید حسین صاحب
مجتہد مرحوم ابن غفرانمآب مولوی سید دلدار علی صاحب مجتہد مرحوم جناب غفرانمآب اول وہ بزرگ ہین
جو عہد نواب آصف الدولہ بہادر شاہ اودھ مین ملک عراق عرب سے تحصیل علوم کر کے لکھنؤ تشریف
لائے اور مذہب شیعہ کی ترویج کی اور بادشاہ کے مشیر و ندیم قرار پائے عہد شاہان اودھ مین رسم تاجپوشی
شاہان اودھ کی اسی خاندان کے مجتہدون کے ہاتھ سے ادا ہوتی تھی اور یہ خاندان اجتہاد کے
نام سے موسوم ہوا۔ تمام عدالتہاے دیوانی و فوجداری و عدالت العالیہ ہائیکورٹ کے افسر و حاکم
اعلی اس خاندان کے لوگ تھے اور شاہی مجتہد تھے۔ اور معزز خطابون اور شاہی معافیون سے
سرفراز تھے۔ علاوہ اودھ کے تمام ملک ہندوستان کی شیعہ پبلک اسی خاندان کی تقلید و پیروی ہمیشہ کرتا رہا
مولوی سید محمد ابراہیم صاحب مجتہد مرحوم کو شاہ اودھ حضرت محمد واجد علیشاہ مرحوم نے۔
سید العلماء کا خطاب عطا کیا اور شاہ کجکلاہ حضرت ناصر الدین شاہ مرحوم شاہ ایران نے طہران
مین خاص طور پر ملاقات کر کے علاوہ گرانبہا خلعت کے سلطان العلما کا معزز خطاب عطا کیا۔
ہمیشہ خیرخواہ برٹش گورنمنٹ کے رہے اور اوسکی وجہ سے خاص عزت کے مستحق ہوے گورنمنٹ
فخیمہ نے شمس العلماء کا معزز خطاب عطا کیا اور حاضری عدالت دیوانی سے مستثنی فرمایا اور
دربار خاص فہرست شاہزادگان مین نامزد کر کے کرسی عطا کی۔

مولوی سید احمد مصنف کتاب مثل اپنے بزرگون کے وفادار رعایا گورنمنٹ فخیمہ انگلشیہ کی ہین
لکھنؤ مین ماہ ذی حجہ سنہ ۱۲۹۶ھ مین ولادت ہوئی اور علوم عقلیہ و نقلیہ کو اپنے خاندان کے
مجتہدون سے تحصیل کیا کربلائے معلی ملک عراق عرب مین سنہ ۱۹۰۶ء جاکر مجتہدین عراق سے
سندین حاصل کین اور علماء عراق سے علامہ ہندی اور معین العلماء کے معزز خطاب حاصل کیے اور
اکثر علوم و فنون متفرقہ مین تصانیف کیے۔

سنہ ۱۹۱۰ء مین ہمراہ برٹش کانسل جنرل بہادر متعینہ بغداد وثیقہ شاہ اودھ کا انتظام کیا اور کانسل جنرل
بہادر کی خاص کمیٹی کی آنریری ممبر رہے بعد واپسی ہندوستان علماء لکھنؤ نے انجمن یادگار علماء لکھنؤ کا آنریری سکریٹری مقرر کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا فلا تفرقوا

سب کے سب خدا کی رسی تھامو تفرقہ نہ ڈالو

یہ مختصر جملہ اگرچہ اسلامی الہامی کتاب قرآن مجید کا ہی لیکن تم کسی مذہب کی خصوصیت سے نظر نہ کرو بلکہ یہ خیال کر لو کہ کسی حکیم اور سچی ناصح کی نصیحت ہی۔ مین قرآن مجید سے اس آیہ کو پیش کر کے اسلامی نیک منظر نہین دکھانا چاہتا نہ مجکو اس موقع پر قرآن کی خوبیون پر کسی کو فریفتہ کرنا منظور ہی۔ مجکو محض یہ دکھانا منظور ہے کہ دنیا مین سب سے بہتر اگر کوئی شئے ہے وہ اتحاد ہے۔ اور سچا اتحاد اگر ممکن ہے تو مذہبی راہ سے۔

بودھ، ہندو، پارسی، موسائی، عیسائی، مسلمان، وغیرہ سیکڑون مذہب ہین اور سب مختلف ہین مگر پھر جب نظر کرو تو خدا کی مضبوط رسی تھامنے مین سب متحد ہین اور ہر مذہب مدعی ہی کہ ہم اُسی رسی کو تھامے ہوے ہین۔ موجودات دنیا مین کوئی ایسی شی نہین ہے جس مین بلا اختلاف ایسا اتحاد ہو جیسا کہ خدا کے ماننے مین اسکی مضبوط رسی کے تھامنے مین ہی۔ مین یہ ثابت کرنا نہین چاہتا کہ قرآن مجید خدا کی الہامی کتاب ہی۔ لیکن انصاف سے میری عقل یہ کہتی ہی کہ یہ فقرہ توریت، انجیل، زبور، وید، دساتیر، کسی کتاب کا بھی ہو یا کسی حکیم کا کہا ہوا ہر حال مین یہ خدائی ارشاد ہونے کا مستحق ہے۔ بیشک یہ ایسی نصیحت ہے جس سے زیادہ مفید کوئی نصیحت نہین ہو سکتی۔ یہ ایسی ندا ہے جس کے سننے کے لیے بے ساختہ کان کھڑے ہوتے ہین۔

دنیا مین کسی چیز کے لیے اتفاق نہین ہوا ہی اور نہ ہونے کی امید ہے اگر اتفاق و اتحاد ممکن ہے تو مذہبی پیرایہ مین۔

مجکو اس مقام پر ضرورت مذہب لکھنا منظور نہین ہے ہر مذہب والا مذہب کی ضرورت
اُسکے فوائد، منافع، کو جانتا ہی میرا مقصود اتنا ہے کہ اتحاد اگر ممکن ہے تو آلہی رسّے کے
تھامنے مین اور وہی سچا اتحاد ہوگا علاوہ اسکے نام کے اتحاد ہوتے ہین جب کبھی کسی
قوم مین اتحاد ہوا ہے تو مذہبی راہ سے اور جب کبھی کسی کام کو اتحاد سے چاہا ہے تو مذہبی پیرایہ
مین تاریخ عالم ہمارے دعوی کا بین ثبوت ہے - اسلام ہی پر نظر کرو اس مذہب مین
مختلف اقوام ہین مثلا - ترک، عرب، تاتاری، فارس، افغانی، ہندوستانی، اہل ملایا،
اور آفریقہ شامل ہین - اگرچہ اون کے پولٹیکل خیالات تجارتی اصول اور اوضاع و اطوار مین
اختلاف ہے لیکن چند مقدس باتین جو مذہب مین ہین ہر ملک کے مسلمانون مین یکسان
ہین یہ اتفاق رائے صرف مذہبی خیال کی وجہ سے ہے اسی طرح سے ہر مذہب مین بہت سی اقوام
شامل ہین اور ہر قوم کے لوگ اخلاق اطوار، اوضاع مین مختلف ہین لیکن مذہب مین اپنے
اپنے سب متفق ہین - یورپین باشندے ہندوستانیون کو کالا اور دیسی کہکر حقارت
کی نظر ڈالتے ہین لیکن ایک کرسچین جب مذہبی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے تو یورپ
والون کا بھائی معلوم ہوتا ہے - ایک رئیس و مالدار جب غریب و مفلس پر نظر کرتا ہی
تو حقارت سے دیکھتا ہے لیکن جب مذہب کا مقابلہ کرتا ہی تو اپنا دینی بھائی خیال
کرتا ہے صنعتی، تجارتی، فوجی، علمی فرقہ، ایک دوسرے سے بالکل علٰحدہ ہوتے ہین اون کے
مقاصد جدا، اغراض جدا، قابلیت جدا، علم جدا، ہی سب کے سب اگر متحد ہوتے
ہین تو وہ مذہب ہی سے ہے -

تجارت کی حکومت تلوار کی حکومت، صنعت کی حکومت، علم کی حکومت یہ سب انسان کے
ظاہری جسمی بناوٹ پر ہوتی ہے - البتہ مذہب کی حکومت روحانی حکومت ہے جو انسان
کے دل پر ہوتی ہے کیا تاریخ مین وہ زمانہ نہین پڑھا ہے جس مین کوئی مذہب
نہ تھا ہر شخص مذہبی قید سے آزاد تھا - پھر اوس حکومت کا کیا اثر تھا کوئی شخص کسی
حکومت کے تابع رہنا نہ چاہتا تھا مذہبی قید سے آزادی بیشک دنیاوی حکومت
سے آزادی کا پیش خیمہ ہے - پس جو ملک مذہبی ملک ہو اوس مین مذہبی حقوق

کے لحاظ سے اتحاد مذہبی لازم ہے جیسے ہندوستان یہ نہ تجارتی ملک ہے، نہ صنعتی بلکہ تمام قومین یہان کی مذہبی ہین ان سے اتحاد مذہبی کی سخت ضرورت ہے۔
یہ ظاہر ہے کہ دنیا مین الٰہی مذہب ایک ہی ہوگا اور یہ سیکڑون لاکھون مذہب ضرور جھوٹے ہونگے تاہم جھوٹا مذہب ہو یا سچا انسان کو اوسکی پابندی ویسی ہی ضروری ہے جیسے انسانی زندگی کے واسطے روح کا بقا۔ مذہب کی پابندی بالفرض اگر احکام الٰہی کے رو سے ضروری نہ سمجھی جاوے لیکن عقلی تقاضا ہرگز اوس کی تردید کسی دلیل سے نہین کر سکتا۔
پس اگر یہ سچ ہے کہ مذہب کی حکومت روحانی حکومت ہے اور انسان کے دلپر ہوتی ہے۔
اور یہ بھی اگر سچ ہے کہ خدا کی مضبوط رستی کے تھامنے مین ہر قوم متحد ہے۔
اور یہ بھی اگر سچ ہے کہ اتحاد کا مضبوط ذریعہ دنیا مین اگر کوئی ہے تو وہ مذہب ہے۔
ہر سہ امور مذکورہ کا صحیح نتیجہ یہی برآمد ہوگا کہ ”مذہبی اتحاد پیدا کرو“
سوال۔ کیا مذہبی اتحاد ممکن ہے۔
جواب۔ شیعہ پارٹی سچی اعتقاد سے اس سوال کا جواب دینے کے لیے تیار ہے مشرق سے غرب تک جنوب سے شمال تک ایک مذہب ہونے والا ہے اور ضرور اتحاد ہوگا۔
قرآن مجید مین ہے ”قریب ہے کہ تم مین اور تمہارے دشمنون مین خدا محبت کی راہ نکالے“ (سورہ ممتحنہ) اور مین نہایت زور کے ساتھ یہودی اور مسیحی مذاہب کو بھی اپنا ہم خیال ثابت کرون گا۔
شیعون کا یہ انوکھا اعتقاد نہین ہے بلکہ یہ اوسی تعلیم ابراہیمی سے اخذ کیا ہے جسکی پیروی کا خدا نے مسلمانون کو قرآن مجید مین حکم دیا ہے ”ضرور تمپر لازم ہے نیک پیروی ابراہیم کی اور اون لوگون کی جو ابراہیم کے ساتھی ہین (سورہ ممتحنہ) وہ کون لوگ ہین جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھی ہین وہ سچے یہودی اور سچے مسیحی ہین پس کیا وجہ ہے کہ یہ معزز پارٹیان ہم سے مخالف ہون۔
دیکھو پیدائش ۱۲ اور دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پاوینگے۔

برکت دون گا کیونکہ مین تجھ اور تیری نسل کو یے سب ملک دون گا اور مین اوس قسم کو جو مین نے تیرے باپ ابراہام سے کی ہے وفا کرون گا (۴) اور مین تیری اولاد کو آسمان کے ستارون کے مانند وافر کرون گا اور یہ سب ملک تیری نسل کو دون گا اور زمین کی سب قومین تیری نسل سے برکت پاوین گی- اس لیے کہ ابراہام نے میری آواز کو سنا اور میری تاکید کو میری قانون اور میری شرعون کو حفظ کیا-

چونکہ برکت ابراہیمی نسل سے مخصوص ہے اسی بناپر شیعہ پبلک نبوت اور وصایت کو ابراہیمی نسل مین منحصر سمجھتے ہین اور کتاب الٰہی اور دانائی اور بڑے راج کا وارث ابراہیمی نسل کو تسلیم کیے ہوے ہین-

کتاب کا ملنا نسل ابراہیمی پر منحصر ہے- حضرت اسحاق کی اولاد مین حضرت موسیٰ کو توریت دی گئی حضرت داؤد کو زبور حضرت عیسیٰ جو ننہیالی رشتہ سے نسل اسحاق سے ہین انجیل عطا ہوئی- محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے تھے اون کو قرآن مجید ملا- غیر نسل ابراہیمی مین سے کسی نے کتاب خدا نہین پائی- دانائی و حکمت- بےشک حکمت ناموسی اور پیغمبری دانائی سے زیادہ کوئی دانائی نہین ہے وہ بھی اسی نسل مین منحصر ہے اسی وجہ سے شیعہ آن حضرت کی وصایت کو نسل ابراہیمی سے مخصوص سمجھتے ہین-

بڑا راج- دناموسی اور مذہبی راج ہے- اس لیے کہ سلطنت ظاہری عضو کی ہی یعنی رعیت کی زبان اور اون کے ہاتھ پانون بادشاہ کے تابع ہوتے ہین دل پر کچھ اختیار نہین ہوتا اسی لیے ہر بادشاہ کی رعیت مین کچھ اوس کے باغی بھی ہوتے ہین اور یہ جبری حکومت ہی جیسے لونڈی غلام پر ہوتی ہے اور غنیم اس راج کو زائل کر سکتا ہے اور اسکا مدار فوج اور خزانہ پر ہے کہ جو چھن سکتا ہے اور برانا اور خراب ہو سکتا ہے اور ناموسی سلطنت دلون کی سلطنت ہی جیسے دل بادشاہ سب اعضا کا ہے ویسی ہی یہ راج اوس راج کا بھی راجا ہی اس مین نہ فوج کی حاجت ہی نہ خزانہ کی اس کی فوج دل ہین اسکا خزانہ اون کے پاک عقیدی کہ جنھین زوال نہین اوس کی ملک گیری ظلم و زور پر ہے اور اسکی انصاف اور محبت اور نیک چلنی پر- اسے کوئی غنیم نہین چھین سکتا

دنیاوی سلطنت کا اثر بعد سلطنت کے نہین رہتا اور مذہبی حکومت کا اثر بعد مین بھی رہتا ہے اور انجام مین کوئی سلطنت پختہ نہین ہوتی بغیر شرکت مذہب کے جب آغاز مین مذہب کی تائید کے لیے کسیقدر ضرورت ظاہری سلطنت وحکومت کو ہوتی ہے اوراسی لیے دونون مین ایک قسم کا تلازم ہے جسکی وجہ سے علی ابن ابیطالب علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ "دین ودنیا جوڑوان بہنین ہین"

اب دیکھو حضرت ابراہیم کی نسل کا بڑا راج آج تک مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک حاوی ہے بڑے بڑے شہنشاہ اون کی ناموسی رعیت ہونے کا فخر رکھتے ہین۔ چنانچہ حضرت ابراہیم کی ایک جڑ سے تین شاخین نکلی ہین۔ ایک یہودی۔ کہ جو بڑی بڑی حکومتین دین ودنیا کی کرچکے حضرت یوسف حضرت موسیٰ، حضرت یوشع، حضرت سلیمان وغیرہ اسی پاک نسل سے ہین۔

دوسری شاخ عیسٰی ہین ان مین حضرت عیسٰی کو باطنی ناموسی راج حاصل تھا اور حکمت کی پابندی سے جو ایک جزء ابراہیمی تعلیم کا ہے آج بھی اس قوم مین سیاست مدن کا سکہ بیٹھا ہوا ہی کل یورپ اور اکثر حبش کے ملک وغیرہ اسی تعلیم کے حلقہ بگوش ہین۔ اور آخر زمانہ تک تمام عالم مین اسی قوم کی سلطنت رہنے کی خبر ہے کل اسی قوم کا زیر حکومت ہوگا۔

تیسری شاخ محمدی ہین ان کی ترقیان تاریخون مین پڑھو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور جناب امیر علیہ السلام کو ناموسی اور دنیوی سلطنتین بھی تھین بعد مین ان کی اولاد سے گیارہ امام مثل حضرت عیسٰی باطنی ناموسی راج رکھتے تھے اور انھین کی اولاد اس وقت تک اسلام کے ہر شعبہ مین سید کہلاتی ہے جس کے معنے سردار کے ہین یہ سب نسل حضرت ابراہیم سے ہین۔

اور ظاہری راج بھی انھین پر ختم ہوگا۔ اگر بیبل کے رو سے تمام قومین برکت پانے والی ہین تو ضرور قومون کی انتہائی حد مین بھی اسی نسل کا راج قائم ہوگا یعنی حضرت عیسٰی کا نزول اور حضرت امام محمد مہدی عجل اللہ فرجہ کا ظہور۔

ثبوت دعوی

مرقس ۱۳/۵ یسوع نے جواب مین اونھین کہنا شروع کیا ہوشیار رہو کہ تمھین
کوئی گمراہ نہ کرے (۶) کیونکہ بہتیرے میرا نام لے کر آوین گے اور کہینگے کہ مین وہی
ہون اور بہتون کو گمراہ کرینگے (۷) اور جب تم لڑائیان اور لڑائیون کی افواہین
سنو مت گھبرائیو کیونکہ اون چیزون کا واقع ہونا ضروری ہے لیکن آخر ابھی نہین
ہوگا (۸) کیونکہ قوم قوم پہ اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھے گی اور کتنی جگھون
مین زلزلے ہون گے اور کال پڑینگے اور فساد اوٹھینگے یہ مصیبتون کا شروع ہے
(۲۱) اوس وقت اگر تمھین کوئی کہے دیکھو مسیح یہان یا دیکھو وہان ہے تو یقین نہ لاؤ۔
(۲۲) کیونکہ جھوٹے مسیح یا جھوٹے نبی اوٹھین گے اور نشانیان اور کرامات دکھلائین گے
کہ اگر ہو سکتا تو برگزیدون کو بھی گمراہ کرتے (۲۳) پر تم خبردار رہو دیکھو مین نے تمھین
سب کچھ پہلے ہی کہدیا ہے (۲۴) اور اون دنون مین اوس تکلیف کے بعد سورج
اندھیرا ہوگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور آسمان سے ستارے گرین گے اور آسمان
کی قوتین ہلائی جاوین گی (۲۵) اور اوس وقت ابن آدم کو بادلون پر بڑی قدرت
اور جلال کے ساتھ آتے دیکھین گے (۲۶) اور اس وقت وہ اپنے فرشتون کو بھیجیگا
اور اپنے برگزیدون کو زمین کی حد سے آسمان کی حد تک چارون طرف سے اکٹھے کریگا۔
بعینہ اسلامی حدیثون مین لفظ بہ لفظ اس بشارت کا ذکر ہے یہی علامتین آخری
زمانہ کی اسلامی حدیثون مین مذکور ہین اور کچھ اس سے زائد ہین غرض ایک زمانہ
آنے والا ہے جس کی یہ علامتین ہین اوس وقت حضرت عیسی کا نزول ہوگا اور نسل
حضرت خلیل جلیل سے امام محمد مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اوس وقت تمام روے
زمین پر ایک ہی مذہب ہوگا۔

قرآن مجید مین ہے اور لڑین گے اون سے یہان تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے گا
اور تمام مین خدا کا دین ہوگا۔ (سورہ انفال)

غرضکہ جب تمام روی زمین پر نسل ابراہیمی کی سچی سلطنت دینی و دنیاوی ہوے گی

اوس وقت خدا کا وعدہ حضرت ابراہیمؑ سے پورا ہوگا - اس اعتقاد مین موسائی، عیسائی، مسلمانون مین اتفاق رہنا چاہیے اور نہایت سچے دل سے اوس وقت کا انتظار کرنا چاہیے - اور اس کا یقین رکھنا چاہیے کہ دنیا کا بڑا راج کسی غیر قوم کو بجز نسل براہیمی کے ہو ہی نہین سکتا پس دوسرون سے اتحادون کی خوش آمد ہمکو کس امید پر ہے خصوصا اسلام کو جب وہ مذہبی طور پر سمجھے ہوے ہی کہ بجز اسلامی اور عیسائی سلطنتون کے کوئی سلطنت نہ ہوگی تو اس خیال پر لازم ہی کہ دونون اپنے اتحادی رشتہ کو قوی کرین -

پس اس سوال کا جواب - کیا مذہبی اتحاد ممکن ہے - ابراہیمی تعلیم سے بخوبی ہوگیا بلکہ ممکن ہونا کیسا ضروری ہونا ثابت ہوا -

سوال - کیا اسوقت مذہبی اتحاد ممکن ہے -

جواب - اگر اتحاد کلی ممکن نہین ہے تو بیشک حکومت ابراہیمی کی رعایا (موسائی، عیسائی، مسلمانون) مین ایسا اختلاف بھی نہ ہونا چاہیے جو اس وقت ہے تمام دنیا کے مذاہب سے اتحاد ممکن نہین ہے اگر ممکن ہے تو انھین تین شعبون مین - اس لیے کہ یہ تینون ایک باپ کے بیٹے ایک مذہب کے تین شعبہ، ایک خدا کے ماننے والے، ایک راہ پر چلنے والے ہین جنکو مختصر الفاظ مین ہم ابھی آیندہ بیان کرتے ہین - جب یہ حالت ہی تو کیا وجہ ہی کہ موجودہ اختلافات برطرف نہ ہو سکین - ہم یہ نہین کہتے کہ موسائی - عیسائی، مسلمان، ایک مذہب ہو جاوین لیکن اتنا ضرور ممکن ہے کہ یہ نا اتفاقی بھی نہ رہنا چاہیے اگرچہ ہر شعبہ اسوقت زمین آسمان کی دوری رکھتا ہے تاہم اس فاصلہ کو اتنا گھٹنا چاہیے کہ ہم پہلو ایک دوسرے کے ہو جاوین اور غیر دیکھنے والے ان تینون مین اتنا ہی فرق محسوس کر سکین جتنا ایک باپ کے تین پیاری اولادون مین ہوتا ہے -

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

بھائیون کیون علیحدہ علیحدہ منھ پھیرے بیٹھے ہو آؤ ہمسے تم سے یہ جدائی کب تک رہے گی اور کیون ایسی عداوت پڑ گئی اور کیون ایسی بیگانگی ہو گئی کہ ایک دوسرے کو پہچانتا بھی نہین نفرت سے دیکھتے ہین باوجودیکہ مقاصد مین بھی ہمارے تمھارے فرق نہین ہے -

تم بھی خدا کی مضبوط رسی کو تھامتے ہو ہم بھی جو خدا تمھارا ہے اوس پر ہم بھی ایمان لائے
ہین جو انبیاء تم پر بھیجے گئے تھے اون پر ہم بھی ایمان لائے ہین جو کتابین تمھارے لیے
اوتاری گیی تھین اون پر بھی ایمان رکھتے ہین ۔ ایمان باللہ، ایمان بالانبیاء،
ایمان بالکتب، اُسی طرح سے رکھتے ہین جسطرح سے تم کو حکم ہوا ہے اپنے نبی اور اپنی
کتاب پر بھی اوتنا ہی اعتقاد رکھتے ہین اور اوتھین معنون مین نبی کو نبی اور کتاب کو
کتاب کہتے ہین جن معنون مین اوروں کو نبی کہتے ہین یہی یہودیت اور یہی مسیحیت کے
ویسے ہی طرفدار ہین جیسے اسلام کے پھر کیون اس قدر نا اتفاقی ہے جب خدا ایک
نبی ایک کتابین ایک ہین تو موسائی ۔ عیسائی، اور محمدیون مین کوئی فرق نہ رہا اسی
وجہ سے قرآن مجید مین ہے ''تحقیق یہ امت تمھاری ایک امت ہی اور مین تمھارا
رب ہون پس پرہیزگاری کرو ۔ (سورہ مومنون) ظاہر مین یہ تین شعبہ ہین درحقیقت
ایک ہین ۔

سوال ہوتا ہے ۔ پھر نااتفاقی کیون ہے ۔

جواب ۔ غلط فہمیون بیجا تعصب نفسانیت سے ۔

اسلام کی پہلی اور ابتدائی تعلیم مین اہل کتاب کے ساتھ موانست ومودت واتحاد بڑھانے
کے لیے ایک پیغام دیا تھا وہ پیغام گیا ہے ۔

''اے اہل کتاب آو ایک سیدھی بات پر جو ہمارے تمھارے درمیان مین برابر ہے ۔
اس پیغام کا کیا جواب ملا توریت کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوا ۔

تو اپنے پڑوسی سے دغابازی نہ کر نہ اوس سے کچھ چھین لے ÷ تم حکومت مین بے
انصافی نہ کرو تو مسکین کی مسکینی پر نظر نہ کر اور بزرگ کی بزرگی کے لیے عزت مت دی
بلکہ انصاف سے اپنے بھائی کی عدالت کر ÷ تو عیب جوؤن کے مانند اپنی قوم مین آیا
جایا نہ کر اور اپنے بھائی کے خون پر کمر نہ باندھ مین خداوند ہون + تو اپنے بھائی سے
بغض اپنے دل مین نہ رکھ تو اپنے بھائی کو نصیحت کر تاکہ تو اوس کے سبب خطا دار نہ ٹھہرے
اور تو اپنی قوم کے فرزندون سے بدلا مت لے اور نہ اون کی طرف سے کینہ رکھ بلکہ تو اپنے

بھائی کو اپنے مانند پیار کرین خداوند ہون (احبار باب ۱۹) انجیل مین ہے "پھر مین تمھین کہتا ہون کہ اپنے دشمنون کو پیار کرو جو تم پر لعنت کرین اون کے لیے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکھین اون کا بھلا کرو اور جو تمھین دکھ دیوین اور ستاوین اون کے لیے دعا مانگو" (متی باب ۵)

سوال - باوجود ان ہدایتون کے نفاق کیون ہے -

جواب - غلط اوہام، بے اصل باتین، ناحق کا شک، بے کار کی نفسانیت، بیجا تعصب، غلط خیالات کی آمیزش حقانی تعلیم مین -

سوال - کیا مذکورہ باتین دفع ہو سکتی ہین -

جواب - ہان سچے دل سے کوشش کرو - غلط خیالات کو سچی تعلیم سے علحدہ کرو - نفسانیت کو چھوڑو - اسلامی ہدایت ہے "کوئی شخص نفس امارہ (نفسانیت) کی بدی سے نہین بچ سکتا مگر یہ کہ خدا اوس پر رحم کرے" (سورہ یوسف) عیسائیون کی ایک دعا ہے - "ہم کو نفسانی خواہشات کی طرف مت چلا - بلکہ ہم کو برائی سے بچا" خدا سے دعا کرو نفسانیت سے بچنے کی کوشش کرو -

اگر انسان نفسانی خواہشات کی طرف یہ خیال کرکے نہ دوڑے کہ ہم اون سے کہان تک بچ سکتے ہین بلکہ اون کا بہادرانہ مقابلہ کرے اور اگر وہ تمھارے راستہ مین آوین تو اون پر غالب آنے کی کوشش کرو لیکن نہ کبھی خود اون کی طرف راغب ہو نہ اون کو اجازت دو کہ وہ تمھین اون کی طرف راغب کرین - اگر اس اصول پر سچے دل سے عمل کیا جاوے تو اتحاد کوئی دشوار شے نہین ہے زمانہ سابق تاریک زمانہ کہلاتا ہے یہ زمانہ نئی روشنی کا ہے قومین تعلیم یافتہ اور تہذیب یافتہ ہو گئی ہین اس وقت یہ پیغام دینا - "اے اہل کتاب آؤ ایک سیدھی بات پر جو ہمارے تمھارے درمیان مین برابر ہے" ہمکو زیادہ ناکامی اور مایوسی نہین دلاتا ہے خود غرضی کو چھوڑو نفسانیت کو ترک کرو سچے دل سے وہ تدابیر سوچو جس سے اس پیغام مین کافی جواب پاؤ -

وہ غلط خیالات جن کی آمیزش سچی تعلیم مین ہو گئی ہے کون ہین اور کیا ہین یہ تفصیل طلب

امر ہے اگر حق کے طالب صداقت کے جویا ہمارا ہاتھ بٹاتے تو ہم قرآن وبیبل کو ملاکر دکھا دیتے
اور غلط خیالات کو علحدہ کر دیتے - اب مجبور ہین -

وہ نفسانیت اور بیجا خیالات جو ان قومون مین پھیل گئے ہین اور کئی طرح پر ظہور مین آتی ہین اون کو ذکر کرتے ہین (۱) عیسائی قوم مسلمانون کو دیسی اور کالا آدمی کہکر بنظر حقارت سے دیکھتے ہین جس سے مسلمان چڑھتے ہین - حالانکہ کالا اور گورا دیسی اور ولایتی ہونا خود کوئی نہ فخر کی بات ہے نہ چڑھنے کی -

ہر قوم ترقی اور تنزل کرتی رہی ہے جسکے اسباب ہوتے ہین اور اکثر وہ اسباب اس خود کر پیدا کردہ ہوتے ہین انگریزون کی قوم آج تعلیم مین اسقدر ترقی کر گئی ہے کچھ زمانہ پہلے وہ بالکل وحشی تھے اوس زمانہ کے مسلمان علم وتمدن مین اعلی درجہ کی ترقی پر تھے - مسلمانون نے پانچسو سال تک عیسائیون کو تعلیم دی ہے انگریزی تاریخون مین دیکھو اون کے یہان کیا حال تھا پیرس کی گلیون اور سڑکون پر جو غلیظ پڑا رہتا تھا اوس کا حال دریافت کرو پادریون کا یہ حال تھا کہ مہینون اور ہفتون تک کبھی نہ نہاتے تھے اگر اتفاقیہ کوئی تیسرے چوتھے مہینے نہاتا تھا اوسکو مسلمان کہا جاتا تھا جس وقت اٹلی کے باشندے مسلمانون سے عربی زبان کی تعلیم پاکر اپنے وطنون کو واپس جاتے تھے تو پادری کہتے کہ شیطان ہو گیا، کافر ہو گیا، مسلمان ہو گیا، اسی جرم مین بہت سے آدمیون کو ملک سے جلاوطن کیا گیا تاکہ انکی فاسد عقائد کا اثر عیسائیون پر نہ پڑنے پاوے -

پہلے عرب مین اسلام نمودار ہوا اور ایسی ترقی کی سو برس مین وہی اسلام دریاے اٹلنٹک تک پہونچ گیا چوتھی صدی مین بخارا اور سمرقند پہونچا وہان سے ہوتا ہوا ہندوستان مین آیا - اسلام نے نہ صرف ملک گیری کی بلکہ علوم وفنون مین بھی حیرت خیز ترقی کی تھی قرطبہ اور غرناطہ کے دار العلوم اسلامی علمی ترقی کے یادگار ہین - اسیطرح سے مسلمانون کے ممالک محروسہ کے ہر بڑی چھوٹی بستی صنعت وحرفت کا مخزن تھی دنیا کا کوئی ملک ایسا نہ تھا جو اسلامی صناعون اور تجار کا باجگذار نہ ہو یورپ کے دوسرے ممالک کا تو کیا ذکر ہے - اسکینڈے نیویا کے دور دراز برفیلی ملک مین بھی آج تک مسلمان سوداگرون کی

اولوالعزمی کے آثار پائے جاتے ہین۔

غرضکہ تنزل اور ترقی ہر قوم کے لیئے تاریخ عالم مین ہو چکی ہے اور ہو گی نہ مسلمانون کو یہ فخر زیبا ہے کہ اہل یورپ کے اوستاد ہین نہ اہل یورپ کا یہ فخر بجا ہے کہ مسلمانون کے اوستاد ہین۔

البتہ فخر کی بات ہے تو وہ ایک ہی ہے اور اصلی فخر اور سچائی وصداقت کی مباہات جس کی روح متقاضی ہے اوسپر نظر رکھنا چاہیے وہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ عیسائیون پر تعلیم وتربیت کا اگر احسان ہے تو اونھین کے بھائیون (مسلمانون) کا اور اب مسلمانون کا کوئی اُستاد ہے تو اُنھین کے بھائی (عیسائی نسل ابراہیمی کے دونون فرزند تعلیم ابراہیمی کے دونون شاگرد ہین سوا ے ابراہیمی تعلیم کے کوئی کسی کا احسان مند نہین ہے یہ سچا اور حقیقی فخر ہے اور باقی غلط تفاخر ہین۔

(۲) عیسائی اپنی ناواقفیت سے مسلمانون سے اس بنا پر بدظنی رکھتے ہین کہ کفار سے لڑنا اور اون کا خون بہانا ان کی شریعت مین جائز ہے یہ بھی ایک نہایت غلط فہمی اور ناواقفیت کی بات ہے ہرگز شیعہ مذہب مین جہاد جائز نہین ہے غیبت امام مین جہاد کی سخت ممانعت ہے قتل نفس ولڑائی دنگا ایک سخت حرام کام ہے فتنہ وفساد کو سخت شرارت اور تفرقی کا م بتایا ہے قرآن مجید مین ہے وہ فتنہ وفساد قتل سے بڑھکر ہے (سورہ بقر) تمام شیعہ فقہی کتابون مین غیبت امام مین جہاد کی ناجوازی کو سخت الفاظ مین بیان کیا گیا ہے۔ ہم یہان چند کتابون کے محض نام پر اکتفا کرتے ہین طول کے خیال سے اون کی عبارتون کو ترک کرتے ہین

کتاب نہایہ مصنفہ شیخ طوسی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۴٦ ہجری

کتاب غنتیہ مصنفہ قاضی ابن زہرہ رحمۃ اللہ المتوفی سنہ ۵۸۵ ہجری

کتاب مبسوط مصنفہ شیخ طوسی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۴٦ ہجری

کتاب سرایر مصنفہ ابن ادریس حلی عجلی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۵۹۸ ہجری

کتاب شرایع الاسلام مصنفہ محقق نجم الدین ابوالقاسم قمی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ٦۷٦ ہجری

کتاب مختصر النافع مصنفہ محقق نجم الدین ابوالقاسم قمی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ٦۷٦ ہجری

کتاب تحریر الاحکام مصنفہ علامہ حلی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۷۲۶ھ
کتاب ریاض المسائل مصنفہ سید علی طباطبائی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۲۳۱ہجری
کتاب جواہر الکلام مصنفہ شیخ محمد حسن نجفی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۲۶۸ہجری
کتاب تذکرۃ الفقہاء مصنفہ علامہ حلی المتوفی سنہ ۷۲۶ ہجری
کتاب زبدہ مصنفہ مقدس اردبیلی رحمۃ اللہ المتوفی سنہ ۹۹۳ھ
کتاب وسائل الشیعہ مصنفہ شیخ حر عاملی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۱۰۹ھ
کتاب بحار الانوار مصنفہ علامہ محمد تقی مجلسی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۱۱۱ہجری
کتاب لمعہ دمشقیہ مصنفہ شہید اول رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۷۸۶ہجری
کتاب روضہ بہیہ شرح لمعہ مصنفہ شہید ثانی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۹۶۶ہجری

یہ سب نہایت معتبر و مستند مذہب شیعہ کی کتابین ہین جنپر مدار مذہب شیعہ کا ہے۔
ان سب مین کفار سے جہاد کی غیبت امام مین سخت ممانعت ہے حتی کہ اکثر مذہبی فقہی کتابین بحث جہاد سے خالی ہین جسمین احکام تک کو غیر ضروری سمجھکر ترک کر دیا ہے مثل کتاب من لایحضرہ الفقیہ مصنفہ شیخ صدوق رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۳۳۱ ہجری کے اور انھین کی پیروی مین بعض دیگر علماء نے ترک کیا ہے چنانچہ ملا حسن کاشانی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۰۹۰ھ کتاب مفاتیح بحث حدود مین لکھتے ہین وہ جہاد جو اسلام کی دعوت کی غرض سے ہوتا ہے اوس مین شرط ہے کہ خاص طور پر امام کی اجازت ہو پس زمانہ غیبت امام مین جہاد ساقط ہے اس لیے ہم نے اس کتاب مین اوس کے احکام کا بھی ذکر نہین کیا اور موافقت کی صدوق کی جیساکہ اونھون نے بھی اپنی کتاب من لایحضرہ الفقیہہ مین اس بحث کو ترک کر دیا ہے"

جسطرح سے بہت سی حدیثین ائمہ علیہم السلام سے حرمت جہاد مین وارد ہوئی ہین چند حدیثین اس مقام پر ہم درج کرتے ہین۔

(پہلی حدیث) کتاب کافی مصنفہ شیخ کلینی المتوفی سنہ ۳۲۸ھ مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے وہ بشیر دہان نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کی مین نے خواب مین دیکھاکہ آپ سے

عرض کر رہا ہون کہ مقاتلہ اور محاربہ کسی کے ہمراہ بجز امام کے ہمراہی کے مثل مردار وخون وگوشت خوک کے حرام ہے تو آپ نے فرمایا ہان اسیطرح کی ہی۔ جب یہ خواب بیان کر چکا تو حضرت نے فرمایا دوبارہ مکرر ہان ایسا ہی ہے"۔

(دوسری حدیث) اوسی کتاب مین ہے "وہ عبداللہ ابن مغیرہ کہتے ہین میرے سامنے محمد ابن عبداللہ نے خدمت امام رضا علیہ السلام مین عرض کی کہ بزرگون مین سے میری کسنے کسی امام سے عرض کی کہ ہماری شہر مین ایک قلعہ ہے کہ اوسے قزوین کہتے ہین اور ایک دشمن ہے جس کا لقب دیلم ہے بس آیا جہاد یا قلعہ بندی کی اجازت ہوتی ہے فرمایا تمھین حج کرنا خانہ کعبہ کا کافی ہے سائل نے دوبارہ پھر سوال کیا امام نے یہی جواب دیا اور فرمایا تمھین یہ پسند نہین ہے کہ اپنے گھر مین بیٹھے رہو اور جو کچھ تمھین خدا نے دیا ہے وہ اہل وعیال مین صرف کرو اور منتظر رہو ہمارے حکم کے پس اگر خوش نصیبی سے یہ سعادت حاصل کرو تو یہ مثل اوسکی ہی کہ جسنے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جہاد بدر مین شرکت کی اور اگر انتظار ہی مین وفات ہو تو وہ مثل اوس شخص کے ہوگا جو ہمراہ امام عصر جہاد کرے۔ حضرت نے یہ سن کر فرمایا سچ کہا تجھ سے اور یہ کلام بہت درست وصحیح ہے۔

(تیسری حدیث) اوسی کتاب مین ہے "وہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم اہلبیت مین سے آج کل جو جہاد کے واسطے نکلتے ہین وہ تم لوگون کو کیا کہکر شریک کرتے ہین یہی کہتے ہین کہ تم لوگ اہلبیت نبی کی اعانت کرکے اون کو خوشنود کرو۔ لیکن ہم تم کو گواہ کرتے ہین کہ ہم ایسے شخص سے خوش نہین اور وہ شخص سراسر ہماری نافرمانی کرتا ہے اور ہمین سے کوئی اوس کا شریک حال نہین جب جھنڈے جہاد کے بلند ہون تو ہم مین سے کسیکا قول دربارہ جہاد نہ ماننا چاہیے بجز اوس کے جبکہ کل بنی فاطمہ کا اتفاق ہو اور سب اوسکے ہمراہ ہون گے قسم خدا کی کوئی تمھارا مالک وحاکم نہین ہے مگر وہی شخص جس پر اتفاق ہوگا ماہ رجب مین پس تم بھی اوس کے شریک ہونا خدا کے نام سے ماہ شعبان تک اگر اون کے شریک نہ ہو تو کچھ قباحت نہین اور اگر یہ قصد ہو کہ ماہ رمضان کے روزے

اپنے گھر مین رکھکر بعد اس کے لشکر امام عصر مین شریک ہو تو یہ امر دیا وہ باعث قوت ہوگا تمھارے لیے انشاءاللہ اور کافی ہے تمھارے لیے علامات ظہور امام عصر مین خروج کرنا سفیانی کا"

(چوتھی حدیث) اوسی کتاب مین ہے "امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے سدیر خانہ نشینی اختیار کر اور اپنے مکان سے کبھی جدا نہ ہو اطمینان سے چپ چاپ بیٹھا رہ جبتک کہ شب و روز ساکن رہین پس یہ خبر تجھکو ملی کہ سفیانی نے خروج کیا اوسوقت ہماری پاس آتا اگرچہ پیادہ پا ہو"

(پانچوین حدیث) اوسی کتاب مین ہے "فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے "غبار اور خاک اوسپر گرتی ہے جو اسے اوڑاتے ہین ہلاک ہوے وہ لوگ جو جلدی کرتے ہین جہاد مین اسے ابو المرہعف وہ نہین جانتے کہ یہ ضرور ہونے والا ہے کیا تو نہین دیکھتا کہ جو قوم خدا کی راہ مین صبر کرین خدا اون کے لیے فرحت و خوشی نہ قرار دی قسم خدا کی خدا اون کو ضرور خوش کرے گا" یعنی اگر جہاد مین خوشی ہے تو وہ بھی ہوگی جب حضرت عیسی اور حضرت امام عصر کا ظہور ہوگا -

(چھٹی حدیث) کتاب وسائل الشیعہ مصنفہ شیخ حر عاملی المتوفی ۱۱۰۴ھ ہجری مین ہے - "فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے عبدالملک کیا وجہ ہے تو جہاد کے لیے اوسطرف نہ گیا جدھر تیرے اہل شہر برابر جارہے ہین عبدالملک نے عرض کی کس طرف فرمایا جدہ عبادان مصیصہ - قزوین کی جانب - عبدالملک نے عرض کی فقط آپ کے حکم کا انتظار ہے اور آپ کی پیروی منظور ہے فرمایا - ہان قسم بخدا اگر جہاد مین کچھ نیکی ہوتی تو کیا مجھ تھی اون لوگون کی جو ہمپر سبقت لے جاتے بلکہ سب سے پہلے ہمین اوسکو بجا لاتے"

(ساتوین حدیث) کتاب علل الشرائع مصنفہ شیخ صدوق المتوفی ۳۸۱ھ ہجری مین ہے - "فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب امیر نے کوئی مسلمان ایسا نہین ہے جو جہاد کو ہمراہ اوس شخص کے جاوے کہ جو حکم خدا پر ایمان نہ لایا ہو اور غنیمت میں حکم الہی جاری نہ کرے اگر کہ اس حالت مین اگر وہ مرجاوے تو وہ معین ہوا ہمارے دشمن کا

ہمارے حق مین اور شریک ہوگا ہماری خون مین اور کافر و جاہل مرے گا۔"

(آٹھوین حدیث) کتاب خصال مصنفہ شیخ صدوق المتوفی ۳۸۱ھ ہجری مین ہے۔

"فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جہاد واجب ہوتا ہے ہمراہ امام علیہ السلام کے اور جو شخص کہ حفاظت کرے مال کی اور اوس حالت مین مار ڈالا جاوے تو وہ بھی شہیدون مین داخل ہوگا۔

(نوین حدیث) امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا بخدا ہم مین سے کوئی خروج نہ کرے گا جہاد کے لیے قبل ظہور امام عصر مگر یہ کہ مثال اوسکی اوس بچہ پرندکی ہوگی جو قبل پر و پرزہ نکلنے کے اپنے آشیانہ سے نکل پڑے اوڑ نہ سکے اور لڑکون کے ہاتھ لگ جاوے وہ اُسے اپنے ہاتھون مین لیکر مل دل ڈالین۔

(دسوین حدیث) فضل کاتب کہتے ہین کہ خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام مین حاضر تھا حضرت کے پاس ابو مسلم خط لیکر آیا حضرت نے فرمایا تیرے خط کا کوئی جواب نہین ہے دور ہو میرے پاس سے خدا جلدی نہین کرتا بندون کی جلدی کرنے سے پہاڑون کا اکھیڑ پھینکنا سہل ہے۔ اوس ملک و سلطنت کے زائل کرنے سے جس کی مدت ابھی باقی ہو راوی نے عرض کی فدا ہون آپ پر سے کیا علامت ہے ہمارے اور آپ کے درمیان مین۔ فرمایا اے فضل حرکت نہ کرنا اپنے مقام سے تا اینکہ خروج کرے سفیانی جب وہ خروج کرے تو متوجہ ہونا ہماری طرف تین مرتبہ حضرت نے یہی فرمایا۔ اور کہا کہ یہ وعدہ حتمی ہے خدا کا کبھی اسکے خلاف واقع نہ ہوگا۔

(گیارھوین حدیث) ابو بصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہین فرمایا اون جناب نے جو نشان لڑائی کا بلند کیا جاوے قبل ظہور حضرت امام عصر وہ شخص جس نے یہ علم جہاد کا بلند کیا ہے مثل شیطان اور بت کے ہے کہ سواے خدا کے اوس کی طاعت و عبادت کیجاتی ہے۔"

(بارھوین حدیث) معلی بن خنیس کہتے ہین کہ مین خط عبد المسلم بن نعیم اور سدیر اور اکثر شیعون کے خطوط لے کر خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام مین واقف ہوا

اوس زمانہ مین جب فرقہ مسودہ نے قبل خروج بنی عباس خروج کیا تھا اون خطوط مین لکھا تھا کہ ہم چاہتے ہین کہ خلافت وسلطنت ظاہری آپ کو حاصل ہو ہم جہاد کر کے آپ کو بادشاہ کرین آپ کی کیا راے ہے۔ حضرت نے وہ سب خط زمین پر پھینکدیے اور فرمایا اُف او رتف ہے مین ان کا امام نہین آیا یہ نہین جانتے کہ نہ قتل کرے گا سفیانی کو مگر وہ امام۔ (یعنی امام محمد مہدی ع)

(تیرھوین حدیث) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خوف خدا کرو اور نظر کرو اپنے نفسون پر تمہین زیادہ سزاوار ہو کہ نظر کرو اپنی جانب اگر تم مین سے کسی کے دو نفس ہوتے ایک سے وہ جہاد کرتا اور دوسری نفس سے توبہ کرتا تب بھی غنیمت تھا لیکن ایک ہی جان ہے اگر وہ جاتی رہی جہاد ناجائز مین تو پھر تو یہ کس سے کرے گا بلا توبہ مرنا ہوگا۔

(چودھوین حدیث) حضرت امیر علیہ السلام خطبہ مین اپنے فرماتے ہین سے زمین گیر ہو جاؤ اور صبر کرو بلا پر اور ہاتھ اور پاؤن کو جنبش نہ دو موافق اپنی زبانون کے اور جلدی نہ کرو اوس چیز کے ساتھ جس مین تعجیل تمھارے لیے خدا نے نہین فرمائی پس جو تم مین سے مرجاوے اپنے فرش خواب پر اور اُسے معرفت ہو اپنے پروردگار کی اور حق رسول اور حق اہلبیت رسول کی تو وہ شہید مرے گا اور اجر اون کا جناب باری پر ہوگا اور مستحق اوس ثواب کا ہوگا جس عمل نیک کی اوسکو تمنا ہے یعنے گویا اوس نے شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیکر جہاد کیا۔ خداوند کریم نے ہر چیز کے واسطے ایک مدت قرار دی ہے" یعنی مدت جہاد ظہور حضرت امام محمد مہدی ع اور حضرت عیسیٰ ہے۔

علاوہ ان حدیثون کے بہت سی حدیثین جہاد کی ممانعت مین وارد ہوئی ہین۔ ہمارے امامون نے بعد اوس خاتمہ کے لڑائی کے جو کربلا کے جنگل مین ہوئی اور جس مین امام حسین علیہ السلام نے چند ہمراہیون کو لیکر ہزارون سے لڑکر یہ شبہہ مٹا دیا کہ اولاد علی لڑنا نہین جانتے بعد اس لڑائی کے پھر کوئی لڑائی نہ ہوئی

اور نہ ہم شیعون کو لڑائی کا حکم دیا بلکہ سخت الفاظ مین ممانعت فرمائی - پس ہم
شیعون سے یہ بدگمانی سخت تہمت و افترا ہے - اور اسی مقام سے اس شبہہ کی حقیقت
بھی واضح ہو گئی جیساکہ کہا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کا مذہب ہے ہرگز ایسا نہین
مسلمانون کے لیے تلوار کا استعمال سخت ممانعت ہے اور کبھی شیعون مین مذہب
کے واسطے تلوار کا استعمال نہین ہوا البتہ حفاظت مذہب کے لیے ضرور تلوار کام
مین لائی گئی کون ایسا ہے جو حفاظت خود اختیاری کو برا سمجھتا ہو آن حضرت کے
جہاد اور بعد اون کے خاص نائبون جناب امیرؑ اور امام حسین علیہ السلام کے
جہاد سب واسطے حفاظت خود اختیاری کے تھے خود کسی پر چڑھائی نہین کی ہان
جب ستائے گئے تو مجبوراً تلوار کو استعمال مین لائے -

(۳) عیسائی کہتے ہین ہر شیعہ اپنی خوابگاہ مین جب لیٹتا ہے تو یہ سمجھکر کہ
صبح کو وقت مین اپنے امام مہدیؑ کے ساتھ شریک ہو کر کافرون کو قتل کرون گا
بے شک ہر شیعہ کو ضرور یہ خیال ہے اور کمال اشتیاق سے اون کو انتظار اپنے
امام کے ظہور کا ہے اور یہ انتظاری بعینہ ویسی ہے جیسے یہودیون کو حضرت
موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی اور عیسائیون کو دوسرے بار حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بادشاہت کی اسی طرح پر مسلمان یقین کرتے ہین کہ قیامت کے
قریب حضرت عیسیٰ کے دوسرے مرتبہ دنیا مین آنے سے پہلے ایک امام زمین پر
سچے مسلمانون کو کافرون پر فتحیاب کرنے کے واسطے پیدا ہونگے اوس وقت
عیسائی موسائی پر منحصر نہین ہے بلکہ جھوٹے مسلمان بھی کافرون کے ساتھ
ہون گے حضرت عیسیٰ بھی اوس وقت ہون گے - کیا جھوٹی یہودیت اور جھوٹی
عیسائیت سے بھی حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ خوش ہون گے ہرگز نہین
اوس وقت کا انتظار عیسائیون کو بھی سچے دل سے اوسی طرح سے چاہیے
جسطرح سے شیعون کو انتظار ہے -

(۴) کہا جاتا ہے مسلمان کافرون کا مال کھالینا حلال سمجھتے ہین - یہ خیال بھی غلط

ہے ہر کافر کا مال حلال نہین ہے نہ ہر حالت مین حلال ہے - وہ کفار جو
مسلمانون کے دشمن ہون اذیت رسانی کرتے ہون مسلمانون کی جان و مال کو
اپنے پے حلال سمجھتے ہون اون کا مال لے لینا جس مین حفظ آبرو اور حفظ جان
ہو جائز ہے - نہ عام کفار ہمکو کس عیسائی سے لڑائی ہے کس سے اذیت پہونچتی
ہے کون ہماری جان ومال کا دشمن ہے کس کے مال کے کھا لینے سے ہماری آبرو
بچ سکتی ہے جو ہماری طرف یہ شبہہ کیا جاوے -

کتاب من لایحضرہ الفقیہ مصنفہ شیخ صدوق المتوفی ۳۸۱ھ ہجری مین امام رضا علیہ السلام
سے مروی ہے کہ علی بن ابی حمزہ نے اون جناب سے دریافت کیا - مین کسی
یہودی یا نصرانی کا چار ہزار درم کا امین ہون اب وہ مرگیا ہے مین چاہتا ہون
اوس کے ورثار کو پہونچا دون لیکن نہین جانتا کہ کتنے ورثا رہین پس کیا کرون -
فرمایا جب تک تجھکو سب ورثار کا علم نہ ہووے روپیہ کسی کو نہ دینا " امام نے
یہ نہین فرمایا کہ کافر کا مال ہے تیرے لیے حلال ہے بلکہ یہودی اور نصرانیون کی
امانتون کا تحقیق کرکے اون کے ورثار تک پہونچا دینا اوسی طرح سے مسلمانون
کے لیے لازم ہے جسطرح سے مسلمانون کی امانت کا پہونچا دینا لازم ہے پس
مسلمانون پر یہ سخت تہمت ہے -

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

بھائیون غلط اوہام بے اصل باتین، ناحق کا شک، بیکار کی نفسانیت، بے جا
تعصب، دور کرو تاکہ تفرقہ مٹے اور ایک ہو جاؤ خدا کی مضبوط رسی کو ہم تم مل کر
تھامین تفرقہ اور پھوٹ سے کیا حاصل ہے اتحاد ایسی چیز نہین جس کے فوائد
کسی کم دردماغ مین بھی کچھ نہ کچھ موجود نہ ہون اتحاد ایک ایسی شے ہے جو
کسی سے بھی بُرا نہین جمادات سے بھی ایک وقت مین اتحاد کی خواہش ہوتی
ہے سر پر ایک بھاری پتھر گرنے والا دیکھکر انسان کو بچنے کی خواہش ہوتی ہے
اوس وقت انسان یہی تمنا کرتا ہے کاش اس وقت ہمارا سر بھی پتھر کا ہوتا

جو اس تپھر کی ضرب سے محفوظ رہتا جب غیر جنس سے اتحاد کی انسان کو طبعی خواہش ہے، تو عیسائیت و اسلام انسانیت کی راہ سے ایک جنس ہین - مذہبی حیثیت سے بھی اسلام کو برادرانہ حصہ ملا ہے گویا ایک جسم کے دو ٹکڑے ہین - دنیاوی حیثیت سے بھی خاص ہندوستانی مسلمانون مین حاکم و محکوم ہونے کا رشتہ ہے مذکورہ بالا وجوہ سے اتحاد کی خواہش رکھنا کوئی ناموزون اور بے محل بات نہین ہے -

حاکم و محکوم کے تعلقات - بے شک ان تعلقات کی مثال روح اور جسم کی سی ہے اس سے بہتر کوئی دوسری مثال نہین ہوسکتی جو روح کو جسم سے تعلق ہے ویسا ہی حاکم و محکوم مین تعلق ہوتا ہے جسم اپنی بقا مین جس طرح محتاج روح کا ہے اوسی طرح رعایا کو اپنی بقا مین احتیاج حاکم کی ہونا چاہیے پھر حاکم بھی جبھی تک حاکم ہے جس وقت اوس کی رعایا ہے ورنہ وہ کس پر حاکم ہے ایک عضو کو کاٹ کر پھینکدو بے شک وہ بے جان ہوکر گل سڑ جاوے گا لیکن روح کی حکومت سے بھی باہر ہو جاوے گا اب روح کا وہ مطیع نہین یا روح سے بیگانہ ہے اسی طرح سے سب اعضا کاٹ کر پھینک دو روح بے کار و بے مصرف ہو جاوے گی اب اوس کو حاکم کہنا صحیح نہین اسی طرح سے ایک شخص کا رعایا مین سے علیحدہ ہوکر دوسرے کی رعایا بن جانا بے شک اس حاکم کی حکومت سے ایک شخص کا کم ہو جانا ہے - اس کا افسوس حاکم کو ویسا ہی ہونا چاہیے جیسے روح کو کسی عضو جسمانی کی حکومت سے نکل جانے سے ہوتا ہے - اور ویسی ہی روحانی اذیت اوس حاکم کو ہونا چاہیے جیسے روح کو کسی عضو کے کاٹنے مین ہوتی ہے جب یہ اتحاد حاکم و محکوم مین ہونا چاہیے تو کیا وجہ ہے کہ اس وقت حاکم و محکوم مین اس قدر دوری ہو یا کوئی شریر اپنی شرارت سے اور بھی تفرقون کا باعث ہو -

بیشک یہودیت و مسیحت اسلام کے سوا کسی مذہب سے اتحاد نہین کرسکتی سچا

اتحاد اور روحانی میل جول اپنے ہی رشتہ دارون سے ممکن ہے غیرون سے نہین ہوسکتا نہ اون لوگون سے جن سے اتحاد مین قلب ماہیت لازم آدے کیا انسان پتھر ہو سکتا ہے۔ کیا پتھر انسان ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین دوسرے مذہبون سے اتحاد ایسا ہی ہے بخلاف مسیحیت و اسلام۔ باپ بیٹا، بھائی بھائی، جسطرح سے ایک ذات ہو سکتے ہین اوسی طرح سے اسلام و مسیحیت متحد ہو سکتے ہین۔

اسلام و عیسائیت مین ضرور اتحاد چاہیے مسلمانون خوب سمجھ لو تمھاری راحت زندگانی آزادی مذہب کا انحصار موجودہ گورنمنٹ پر ہے جب تم کو مذہبی طور پر یقین دلایا جاتا ہے کہ زمانہ کی انتہائی حد مین تمام مین عیسائی مذہب کی حکومت ہوگی تو خدائی منشار کو تم پلٹ نہین سکتے رشتہ کو مضبوط کرو غیرون سے تمکو ہرگز امید نہ چاہیے جن سے کوئی ناتا نہین اگر بالفرض غیر تم پر حاکم بھی ہوے تو تم کو اون سے کیا امید ہے پولٹیکل سوشیل خیالات مین تمھاری کیونکر اتحاد ہوگا۔

اکبر کے تدابیر جب کارگر نہ ہوے جس نے اپنی ہر دل عزیزی سے ہندو مسلمان کو ایک کر دینا چاہا تھا لیکن سب محنتین اوس کی بے فائدہ ثابت ہوئین ہر وقت و ہر لمحہ موقع پانے پر تلوارین نیام سے کھنچ جاتی تھین۔ پھر عالمگیر کی جابرانہ تدابیر کا بھی کوئی اثر نہ ہوا جس نے جبریہ مذہب مین داخل کرنے کا اصول جاری کیا تھا۔ تو اب وہ کون سی تدبیر باقی ہے جس سے تمکو آیندہ میل جول کی امید ہو۔ بجز اوس پر زور ہاتھ کے جس نے تمھارے اور تمھارے دشمنون کے درمیان سگنل کا کام دیا ہر ایک کو اوسکی حد سے بڑھنے کی سے لیے ہمیشہ کے واسطے روک دیا۔ جسطرح سے عیسائی ہندوستان مین بیرونی اور غیر قوم ہین تم سے بھی کوئی رشتہ نہین ہے تم بھی بیرونی ہو ہوشیار رہو جاگتے رہو خود غرضی کے اتحاد سے ہمیشہ بچتے رہو مسلمانون یہ سمجھ لو ہندوستان تمھارے واسطے

ابھی تک دار الامان ہے قومی حقوق مذہبی حقوق اوسی وقت تک پامالی سے بچ سکتے ہین جب تک تم زیر حمایت انگریزی گورنمنٹ ہو ہر امر مین اس وقت تم کو آزادی حاصل ہے اپنے مذہبی فرائض کو بے کھٹکے ادا کرتے ہو جس قدر بلند آواز سے چاہو اذان دیتے ہو عام راستون مین آزادی کے ساتھ اوسی طرح سے وعظ کہہ سکتے ہو جیسے عیسائی پادری کہتے ہین۔ اور بلا خوف وخطر اون الزامون کا جواب لکھتے ہو جو عیسائی پادری مذہب اسلام پر لگاتے ہین اور مذہب عیسوی کے برخلاف کتابین بھی لکھکر چھاپتے ہو عیسائیون کو بلا کسی اندیشہ یا مزاحمت کے مسلمان بھی کر لیتے ہو۔

مسلمانون تم کو اس وقت انگریزی عملداری کے ظل حمایت مین ویسی ہی آسائش ہے جیسے رسول اللہ صلعم کے عہد مین مسلمانون کو سلطنت نجاشی مین آسائش ملی تھی ابتداء اشاعت اسلام مین اسلام ایسا ضعیف و مضمحل تھا کہ مکہ مین صرف بنی ہاشم اوس کے قبول سے شرفیاب ہوے تھے اور آن حضرت صلعم اپنے چچا ابو طالب کا سہارا ڈھونڈتے تھے پانچوین ہی سال ہجرت واقع ہوئی جہان اون کو کفار سے تکلیف واذیت پہونچتی تھی مکہ کو چھوڑا اور اپنے عزیز حضرت جعفر طیار اور دیگر مطیع لوگون کو سلطنت ایبسینا جو اون دنون ایک عیسائی سلطان نجاشی کے تحت حکومت مین تھی جا رہنے پر مجبور ہوے ایبسینا مین ان مہمانون کی مہمانداری بخوبی ہوئی اور جب کفار قریش نے چاہا کہ نجاشی اپنے ملک سے اونکو نکال دین مگر نجاشی نے نہ مانی دوسرے سال یعنی ہجرت کے چھٹے سال مکہ مین مسلمانون کو دونی اذیت پہونچی اوس وقت ایک دوسرا گروہ نکل کھڑا ہوا یہ گروہ سابق سے زیادہ تھا یہ بھی ایبسینا مین جاکر مسکنت گزین ہوئی اور اکثر اون مین کے اسلام کے غلبہ کے بعد تک اوسی سلطنت مین رہے خیبر کی مہم جو ساتوین سال ہجرت سے واقع ہوئی تھی آکر ملے اور اسی کا ذکر قرآن مجید مین ہے۔ ودا البتہ پاؤگے تم سخت دشمن مومنون کا اون لوگون کو جو یہودی ہین۔ یا وہ لوگ جو مشرک ہین۔ البتہ تم پاؤگے مومنون کا دوست اون لوگو کو جو ایمان لائے ہین

اور کہتے ہین کہ ہم نصارا ہین یہ اس وجہ سے ہے کہ اون مین پادری ہین اور درویش ہین اور تحقیقکہ وہ لوگ زیادہ گھمنڈ کرنے والے نہین ہین" (سورۂ مائدہ) جس طرح سے ایک گروہ مہاجرین نے زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین عیسائی حکومت مین امن وامان اور نہایت آسائش سے بسر کی بے شک اوسیطرحسے اس زمانہ مین یہ ملک ہندوستان مسلمانون کے لیے جاے امن ہے اور مذہب اسلام کسیطرح سے مانع وفاداری سرکار نہین ہے -

حدیث مین ہے "جسنے اپنے محسن انسان کا شکریہ ادا نہین کیا اوس نے شکر خدا نہین کیا" کسی مذہب کا ہو شیعہ مذہب مین شکرگزاری اوسکی فرض ہے - بس شیعہ ہرگز اون احسانات کو نہین بھول سکتے جو اون پر عیسائی حکومت نے کیے ہین -

(۱) سلطان نجاشی کی ہمدردی اور مہمان نوازی جس کی مفصل کیفیت کتب تواریخ مین دیکھو -

(۲) شہنشاہ قسطنطنیہ ہرا کیوس کا سفیر اسلام کی تعظیم وتوقیر کرنا -

(۳) ورقہ بن نوفل کا ایمان لانا -

(۴) بحیرا یا سرجین راہب کا اظہار اخلاصمندی کرنا -

(۵) قوم بنی نجران کا روز مباہلہ رسولؐ اور اہلبیتؑ رسول کی کمال عظمت کرنا اور مباہلہ چھوڑکر چلا جانا -

(۶) حارث شاہ دمشق کا قرآن کی فصاحت پر ایمان لانا -

(۷) بعد شہادت امام حسین علیہ السلام سر اوس امام مظلوم کا بکمال بے ادبی دربار یزید مین دھرا تھا اور ہاتھ مین اوس کے ایک چھڑی تھی جس سے لب و دندان حسین سے بے ادبی کر رہا تھا اوس وقت صفیر شاہ روم جو نصرانی تھا یہ توہین نہ دیکھ سکا اور بھرے دربار مین یزید پر نفرین کی -

(۸) جب سر امام حسین قریب ایک گرجا کے پہونچا ہے تو ایک عابد نصرانی نے

اوس سر مقدس کو ایک شب کے واسطے دس ہزار دینار دے کر حاصل کیا اور پانی سے خاک وخون دھو کر خوشبو لگائی اور شب بھر اوس گرجا مین بیٹھ کر مصائب امام حسین پر گریہ کیا اور مظلوم کے اہلبیت کی خدمتگذاری کی جن کا مسلمانون مین کوئی خبرگیران نہ تھا۔

(۹) زمانہ قتل امام حسینؑ مین مملکت روم مین ایک گرجا مین پتھر پر ایک شعر کندہ تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ یہ امت قتل امام حسین کر کے روز قیامت مین اون کے نانا سے شفاعت کی کیا امیدواری کر سکتی ہے۔

(۱۰) جب سر امام حسین مع دیگر سرہاے شہدا اور اسیران اہلبیت کے شہر دمشق مین وارد ہوا اور اہل شام نے خوشی اور عید منائی اوس وقت بھی معزز عیسائیون نے ان جھوٹے مسلمانون کو نفرین کی اور اسیران اہلبیت کی سفارش کی سابق زمانہ کی یہ دوستیان کیا مرتے دم تک بھولین گی ہرگز نہین ؟۔

اور اب بھی شیعون سے مثل سابق عیسائیون کا وہی برتاو ہے۔ ہمکو تعلیم دی، مذہبی آزادی دی، دوسرون سے حفاظت کی مثل اپنے عزت دی، ایسی گورنمنٹ کی یہی شکر گذاری ہے کہ اوس سے وفاداری کی جاوے۔

شیعہ مذہب کے سوا کوئی قوم ایسی نہین جو مذہبی طور پر عیسائیون کا ساتھ دینے والی ہو اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے ہمیشہ عیسائیت کا ساتھ دیا ہے اور یہی وہ مذہب ہے جو آج تک وفاداری سے عیسائیت کا ساتھ دے رہا ہے۔

یہ ظاہر ہے جس مذہب مین تلوار اوٹھانی حرام و ناجائز ہو وہ کیون نہ وفادار ہوگا جو مذہب نہایت صبر وتحمل سے بڑی بڑی مصیبتین اور ظلمون اور ناانصافیون کا سکوت سے مقابلہ کرتا رہا ہو اور کبھی کسی ظلم پر اوس مظلوم پارٹی نے حکومت کی خواہش نہ کی ہو نہ حکومت ملنے پر کسی ظلم کا بدلا لیا ہو۔ اونکا قتل عام ہوا ہو۔ اون کے خون سے عمارتون مین کام لیا گیا ہو، اون کے بچے مارے گئے ہون، زندہ دیوارون مین چنے گئے ہون، عورتین قید کی گئی ہون،

مال ضبط کیے گئے ہون، حقوق تلف کیے گئے ہون، مسجد کھودے گئے ہون
خانہ کعبہ مین آگ لگائی جاوے مسجد نبیؐ مین گھوڑے باندھے جاوین قبر
فرزند رسول امام حسین کو پانی مین غرق کرنے کی کوشش کی ہو روضۂ انور کھودا
جاوے زیارتون سے ان مظلومون کی شیعہ منع کیے جاوین پچھلی تاریخین
پڑھو۔ باوجود ان مظالم کے کبھی انھون نے کسیکا مقابلہ نہین کیا صبر و شکر سے
کام لیا اپنی عملی حالتون سے بنی اسرائیل کی سیرت کی تاسی کا اظہار کر دیا۔
پس سلطنت موجودہ مین اونپر کیا ظلم و جبر ہے جس سے شیعہ سرکشی کرین
وفاداری اور نمک حلالی شیعون کا طبعی خاصہ ہے۔"
یہ وہی مذہب ہے جس کی نسبت ۱۸۵۷ء مین بھی وفاداری کی بغاوت کا شبہہ
نہین ہوا ہے۔ شیعہ مذہب مین کوئی سلطنت مذہبی نہین ہے گو شیعہ مذہب
کی بھی ہو اون کے نزدیک شیعہ ہندو عیسائی سب یکسان ہین شیعون مین مذہبی
سلطنت وہی ہے جو اون کے رسول اور ائمہ اطہار کی ہو یعنی ناسوتی سلطنت
شیعون مین سلطنت وحکومت کی خواہش مذہب کے روسے باعث عزت
نہین بلکہ اون کا مذہب اور یہی پابندی مذہب اون کی عزت ہے وہ
اپنے رسول کے ارشاد سے سبق لیتے ہین اور اپنے امامون کی سیرت کی پیروی
کرنے کو اپنا شرف سمجھتے ہین۔
جیسا کہ ارشاد ہوا ہے "خداوندا فقیرون کی سی زندگی عطا کر اور فقیرون
کی سی موت عطا کر اور حشر کر تو میرا زمرہ فقرا مین۔
اور ارشاد ہوا ہے "فقیری ہمارا فخر ہے۔"
جس قوم کا مذہب ایسا یہ خیال ہو اور جو کبھی آرزومند سلطنت وحکومت نہ ہو وہ
کیا سرکشی کر سکتی ہے بلکہ یہ وہ مذہب ہے جس کو سلطنت وحکومت دنیا
کی سخت ممانعت ہے۔
کتاب من لایحضرہ الفقیہ جلد ۳ مصنفہ شیخ صدوقؒ المتوفی ۳۸۱ھ ہجری مین

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا "حکومت سے پرہیز کرو کیونکہ حکومت حق ہے امام کا جو کہ فیصلہ کرنے کے احکام کا جاننے والا ہو اور مسلمانون مین عادل ہو شل نبی یا وصی نبی کے"

اور جناب امیر علیہ السلام نے قاضی شریح سے فرمایا "اے شریح تو ایسی مجلس مین بیٹھا ہے جسین نہین بیٹھتا مگر نبی یا وصی نبی یا شقی"

مطلب یہ ہے کہ سوائے نبی یا وصی نبی کے کسی کے لیے حکومت زیبا نہین اور اگر کوئی حکومت اختیار کرے تو وہ شقی ہے پس دنیاوی سلطنت جب شیعہ مذہب مین مذہبی سلطنت نہین ہے تو اون کے نزدیک سب سلطنتین برابر ہین اور جو بادشاہ اون پر حکمران ہو اوس کو اپنا دنیاوی بادشاہ تسلیم کر لینے مین انکار نہین رکھتے۔ یہ کوئی زبانی بات نہین ہے بلکہ امان کے لیے مذہبی ہدایت ہے۔

کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مصنفہ شیخ صدوق رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۳۳۱ ہجری جلد ۳ مین لکھتے ہین "امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا جب تم حکام جور کے محکوم ہو تو اوس وقت اون کے احکام کی پابندی کرو ہر نزاع اور جھگڑے مین اور مخالفت کر کے اپنے کو مستوجب قتل نہ بناؤ۔ اور اگر ہماری احکام (شرع) کے موافق معاملہ کرو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے"

ہمارے اس کل بیان کا ملخص یہ ہے۔ کہ غلط فہمیون سے جو اس وقت اسلام و عیسائیت مین تفرقہ ہے یہ برطرف ہونا چاہیے اور اس کی کوشش کرنا چاہیے کہ اتحاد ہو بھائی کو پہچانے پرانی لڑائی جھگڑے کا فیصلہ ہو کہ سب شیر و شکر ہو جاوین۔ اور اس اصلاح کا بنیادی پتھر خدا کے نام سے مین رکھتا ہون اور خدا سے دعا کرتا ہون کہ دونون فریق اسپر عمارت اٹھانیکی کوشش کرین اور مذہب کے تمام مشتری فرق دیکھلا کہ اسلام و مسیحیت مین تفرقہ نہ ڈالین بلکہ جس طرح۔ سے خدا نے ان دونون کو ایک باپ کی اولاد بنایا ہے ایطرح سے

ان کے اخلاق اطوار عادات شریعت کا باہم میل واتفاق دکھا کر اتحاد قائم کرو۔ اور ہم دونون قومون عیسائی اور مسلمانون کو حضرت عیسیٰؑ کا یہ قول یاد رکھنا اور اوس پر عمل کرنا چاہیے کہ "جس سلوک کے تم اور آدمیون سے متوقع ہو تمکو بھی اوسی طرح سے اون کے ساتھ سلوک کرنا چاہیے۔ پس تم ایسی کوشش کرو خدا برکت دینے والا ہے آمین ثم آمین۔

استدعا

حضرات۔ ہمارے منشاء پورا کرنے مین آپ سب ملکر ضرور ہاتھ بٹا وینگے اور ہماری راے پر آپ ضرور ریو کرینگے۔ تاکہ ہمکو آئندہ موقع دیگر مضامین کے لکھنے اور اُن تدابیر کے سوچنے کا حاصل ہو جو ہمارے منشاء کے پورا کرنے مین مددگار رہون جس سے ہم آپ کو بھی مطلع کر کے مشورہ حاصل کر سکین۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔

راقم سید احمد معین العلما علامہ ہندی بن شمس العلماء مولوی سید محمد ابراہیم صاحب مجتہد مرحوم۔ لکھنؤ ڈیوڑھی آغا میر۔